

حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
(قسط نمبر ۱۳)

مولانا سمیع الحق اور مولانا حسن جان شہیدؒ کا سفر زہدان جامع مسجد مکی میں ان کے خطبات

بعد از نماز مغرب پونے آٹھ بجے جامع مسجد مکی میں عمومی جلسے کا انتظام کیا گیا تھا، مسجد کا وسیع و عریض ہال تنگ دامنی کا شکار نظر آ رہا تھا طلباء کے علاوہ زاہدان اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ ذوق و شوق سے علماء کے دیدار اور خطابات سننے کے لئے سرشام مسجد میں پہنچ چکے تھے۔

تلاوت کلام پاک کے بعد تاجکستان کے بعض طلباء جو گزشتہ کئی برس دارالعلوم حقانیہ میں بھی زیر تعلیم رہے تھے نے جہادی نظموں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ سٹیج سیکرٹری مدرسے کے ناظم مولانا احمد صاحب تھے۔ انہوں نے پہلے مہمانوں کا تفصیلی تعارف کروایا اور پھر مولانا حسن جانؒ کو دعوت خطاب دیا۔ جنہوں نے فارسی میں خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مولانا حسن جانؒ کا ”مکی“ جامع مسجد زہدان میں خطاب:

خطبہ مسنونہ کے بعد سورۃ الحجرات کی ابتدائی پانچ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔ برادران عزیز علمائے کرام و مشائخ عظام! یہ ایک خالص دینی مجلس ہے جو دین اور دینداروں سے محبت کی غرض سے منعقد کی گئی۔ اس کا مقصد نہ تو ووٹ مانگنا ہے اور نہ سیاست بازی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع کو اپنے جناب میں قبول فرمائے۔ اور آپ کا یہ بیٹھنا اور سننا عبادت ٹھہرائے۔ میری اپنی زبان پشتو ہے، آپ کے سامنے فارسی میں تقریر کروں گا جو ممکن ہے گلابی ہو۔ تاہم امید ہے آپ میری لغت (فارسی) سے صرف نظر کرتے ہوئے میرے مقصود و مضمون کو سمجھنے کی طرف توجہ دیں گے۔ یہ آیات کریمہ جو میں نے تلاوت کی جب آپ رسول اقدس ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دیں اور مواجہہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوں تو اس کے اوپر لکھے ہوئے نظر آئیں گے۔

روضہ رسول اقدس ﷺ کا تاریخی پس منظر:

آپ کو علم ہے رسول اللہ ﷺ جس حجرہ شریفہ میں مدفون ہیں وہ حجرہ عائشہ صدیقہؓ ہے۔ آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ مدفون ہیں۔ یعنی

مواجهہ شریفہ میں کھڑے ہونے پر معلوم ہوگا کہ یہاں تین گول سوراخ ہیں۔ ایک بڑا گول سوراخ، یہ سیدالکائنات رسول اقدس ﷺ روئے کے مقابل واقع ہے۔ اسی تعمیر کے اندر سبز کپڑے کا غلاف روضہ کے گرد نظر آتا ہے۔ اس کے اندر پھر رنگ مرمر کی تعمیر ہے۔ اس تعمیر میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس کے مقابل نشانی کے طور پر چاندی کی ایک کیل لگائی گئی ہے۔ انسان جب بڑے سوراخ کے سامنے کھڑا ہو تو اس وقت رو بروئے چہرہ رسول اقدس ﷺ کے ہوتا ہے۔ ابوداؤد شریف کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مجھ پر دور سے درود شریف پڑھے تو فرشتے اُسے مجھ تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور جب کوئی میرے روئے پر کھڑے ہو کر درود پڑھے تو میں خود اُسے سنتا ہوں۔ اور اس کا جواب بھی دیتا ہوں۔ بعض علماء سے سننے میں آیا ہے کہ جس کی شکل و شبانہت سنت و شریعت کے مطابق ہو رسول اللہ ﷺ اس کے درود کا جواب اس کی طرف چہرہ کر کے دیتے ہیں۔ اور جو داڑھی منڈا تا ہے رسول اللہ ﷺ اسے جواب تو دیتے ہیں لیکن چہرہ اقدس دوسری طرف موڑ کے، یعنی اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں ایک قدم کے فاصلے پر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ان کے ساتھ اسی قدر فاصلے پر حضرت عمرؓ مدفون ہیں۔ یہاں ان قبور کی نشانی کیلئے متوسط اور ایک چھوٹا سنہری سورخ نظر آتا ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ بالفرض اگر حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے لئے کوئی بھی فضیلت و منقبت نہ ہو تو بھی جو ار رسول اللہ ﷺ میں دفن ہونے کی فضیلت تمام فضائل و مناقب پر بھاری ہے۔ ایک مجلس میں ایک عالم دین اسی صفت و منقبت پر بیان کر رہا تھا کہ دوران تقریر ایک شخص نے بیچ میں کھڑے ہو کر اعتراض کیا کہ کیا کسی کے پہلو میں دفن ہونا بھی کوئی فضیلت ہے؟ اس عالم نے دوران تقریر جواب نہ دیا۔ بعد میں تقریر کے اختتام پر یہ شخص دوبارہ اُس عالم کے سامنے آیا اور اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا کہ آپ نے جواب نہیں دیا۔ اس پر عالم دین نے پوچھا کہ تفصیلی جواب دوں یا اجمالی؟ تو سائل نے کہا کہ اجمالی۔ اس دوران وہاں ایک طالب علم اس عالم دین کو دیتی ٹکمرے سے ہوا بیخ میں ملامت و فحش و قبیحہ عالم دین نے معترض کو کہا کہ

تمہارے سوال کا جواب اس دسی پکے کے ہوا دینے میں ہے۔ بتاؤ یہ پکھا تمہارے لئے چلایا جا رہا ہے یا میرے لئے؟ اس نے کہا کہ آپ کے لئے۔ پھر پوچھا کہ اس پکے کی ہوا تمہیں آرہی ہے یا نہیں؟ تو اس نے کہا کہ جی ہاں مجھے بھی آرہی ہے۔ عالم دین نے بات بڑھاتے ہوئے کہا کہ جس طرح اس پکے کی ہوا صرف مجھ تک محدود نہیں، اسی طرح روزانہ ہزاروں درود و صلوات و سلام بھیجنے والے زائرین کا درود و رحمت حضرات شیخینؒ کو بے پناہ فائدہ کا سبب بنتا ہے۔ شیخینؒ زائرین کے درود و رحمت سے محروم نہیں ہوتے، بات لمبی ہوگئی، مقصود کی طرف آؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر بڑے سوراخ کے اوپر یہ آیت کریمہ لکھی ہے۔ یا ایہ الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت البنی ولا تجہروا لہ بالقول لعلہ بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔

مسجد نبویؐ میں ایک دوسرے مقام ریاض الجہنہ میں ایک تختے پر بھی یہ آیت لکھی نظر آئے گی۔
سید الکائنات ﷺ کے حضور ادب و احترام:

قرآن میں آیتوں کی تعداد تو ۶۶۲۲ ہیں لیکن ان میں اس آیت کو خاص طور پر کیوں لکھا گیا؟ وجہ یہ ہے کہ اس آیت میں ایک خاص مضمون اور مسئلہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ مسئلہ ادب و احترام سید الکائنات ﷺ ہے۔ اس آیت کی شان نزول میں کئی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

ایک واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ بنو قسیم کے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دو پہر کا وقت تھا جب یہ لوگ مدینہ پہنچے اس وقت آپ ﷺ کسی حجرے میں آرام فرما رہے تھے۔ آداب معاشرت سے ناواقف ہونے اور شوق زیارت کی بدولت انہوں نے حجرات کے باہر سے پکارنا شروع کیا۔ اخراج الینا یا محمد، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ان آیات میں مجلس نبوی ﷺ میں تین آداب ملحوظ رکھنے کا حکم نازل ہوا ہے۔

بلاچوں و چرا رسول اقدس ﷺ کا حکم ماننا: پہلا ادب یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کام کے کرنے کا حکم دے تو پھر اسے غلو سے دل سے مانا جائے اس پر عمل کرنے میں اپنی ذاتی رائے اور غور و فکر کو دخل نہ دیا جائے مومن کے ایمان کی علامت یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم بلاچوں و چرا مانے اپنا عقل بگاڑنا شیطان کا دھڑ ہے۔۔

رسول اللہ ﷺ کو نام مبارک لے کر نہ پکارنا: دوسرا ادب یہ بیان کیا گیا ہے کہ سید الکائنات ﷺ کو اپنے نام سے نہ پکارا جائے لا تجعلو دعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضا یعنی یا محمد نہیں کہنا چاہیے قرآن مجید کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ ہر پیغمبر کو کہیں نہ کہیں حرف عدا سے مخاطب کیا گیا جیسے یا ادم اسکن انت وزوجک الجنة۔ ینوح اهبط بسلام منا وبرکت علیک۔ یداد انا جعلتک خلیفۃ فی الارض۔ ولما دیناہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا۔ وما تلک بیمینک یعوسی۔ واذا قال اللہ یعیسی ابن مریم غرض ہر پیغمبر کو اپنے نام سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب فرمایا

ہے لیکن ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو بجائے نام کے اپنے لقب سے مخاطب کیا۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ یا ایہا النبی انا ارسلنک شاہداً و مبشراً و نذیراً۔

قرآن مجید میں سید الکائنات ﷺ کا نام مبارک پانچ دفعہ ذکر ہوا ہے چار مرتبہ محمد اور ایک دفعہ احمد۔ لیکن یہ نام حرف خطاب کے ساتھ ذکر نہیں کئے گئے گویا خداوند قدوس آپ ﷺ کو اپنے نام سے مخاطب نہیں فرماتے تو پھر اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اس طریقے کو کس طرح سے قبول فرمائیں گے۔ بعض لوگ مسجدوں اور اسکے دروازوں پر یا محمد لکھتے ہیں اگر چہ ان لوگوں کی نیت صحیح ہوتی وہ ازراہ محبت ایسا کرتے ہیں لیکن شریعت کی نگاہ میں یہ بے ادبی شمار ہوتی ہے۔ اگر کہیں کہنے کی ضرورت پڑے تو پھر یا رسول اللہ اور یا محمد الرسول اللہ کہنا چاہیے۔

مجلس رسول اقدس ﷺ میں خاموشی: تیسرا ادب یہ سکھایا گیا کہ سید الکائنات ﷺ کی مجلس میں خاموش رہا جائے اگر رسول ﷺ کچھ بیان فرمائیں یا کوئی بات کریں تو تم میں سے کسی کی آواز انکے مقابل بلند نہیں ہونی چاہیے۔ جو بھی بات کرو نرم آواز سے تعظیم و احترام کے لہجہ میں ادب و شائستگی کیساتھ کرو۔ خداوند قدوس اس ادب پر اتنا زور دیتے ہیں کہ فرمایا ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون۔ ممکن ہے کہ رسول کی اس بے ادبی سے تمہارے تمام عمر کا عمل ضائع ہو جائے۔

دو اعمال جن سے تمام اعمال اکارت ہوتے ہیں: دو اعمال ایسے ہیں جن کے ارتکاب سے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں پہلا عمل شرک ہے۔ لسن اشركت لیجطن عملک۔ شرک سے تمام نیکیاں ضائع ہوتی ہیں۔ دوسرا عمل رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی ہے۔ فرمایا و لا تجھروہ بالقول کجھربعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون۔ اس آیت کے نزول سے صحابہ کرام کی حالت یہ ہو گئیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں مرتے دم تک آپ ﷺ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی کسی سے سرگوشی کرتا ہو۔ حضرت عمرؓ اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات بات سمجھنے کیلئے دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔ حضرت ثابتؓ جو طبعاً بلند آواز تھے بہت روتے اور اپنی آواز کو گھٹایا۔ صحابہ کا حال مجلس نبوی ﷺ ایسا ہوتا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

ہمارے صحابہ کرام کا حب رسول اللہ ﷺ: دیگر انبیاء کرام کے صحابہ کے مقابل: اگر گزشتہ تمام پیغمبروں کے صحابہ کا اپنے پیغمبروں کیساتھ محبت اور ادب دیکھا جائے تو وہ سب ملا کر ہمارے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی محبت کا دسواں حصہ بھی نہیں بنے گا۔ میں نے کسی پیغمبر کی تاریخ میں نہیں پڑھا کہ وہ وضو کرے ہاتھ پاؤں دھوئے اور اس کے صحابہ آگے بڑھ کر وہ مستعمل پانی اٹھا کر اپنے چہروں پر ملے یا لعاب دھن پیغمبر اپنے منہ میں ڈالیں یا پیغمبر کے بالوں کو محفوظ رکھ کر اس سے برکت حاصل کرے۔ یہ محبت کا نرالا انداز صرف ہمارے صحابہ کرام میں نظر آئے گا۔ صحابہ کرام نے رسول ﷺ کے ایک ایک موئے مبارک، کمپڑوں، جوتوں، ناخنوں تک اور پسینے تک کو دل و جان کی حفاظت سے رکھا صحابہ کرام اور اہل بیت کے پاس میں اہل بیت کا عقیدہ ہے کہ جس طرح سید الکائنات محمد

رسول اللہ جملہ انبیاء کے سردار ہیں اسی طرح اسکے صحابہ دیگر تمام انبیاء کے صحابہ کے سردار ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے اہل بیت کے سردار ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی نبی کریم ﷺ کو سید الکائنات کہے اور اسکے صحابہ کو سید الصحابہ نہ کہے۔ ہمارا عقیدہ تو یہاں تک ہے کہ مدینہ کے کتے تمام دنیا کے کتوں کے سردار ہیں۔ مدینہ کے درخت تمام دنیا کے درختوں کے سردار ہیں اور مدینہ کے پہاڑ تمام ملکوں کے پہاڑوں کے سردار ہیں۔

مدینہ منورہ کے کتوں اور بلیوں کی خدمت: میں جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ ۱۹۶۲ء بمطابق ۱۳۸۲ھ حاضر ہوا تو وہاں میں نے ایک ہندوستانی بھکاری کو دیکھا جو قصابوں کے پاس جا کر گوشت کے ٹکڑے جمع کرتا تھا میں نے پہلی مرتبہ اسے دیکھ کر خیال کیا کہ یہ گداگر یہاں کیسے آگیا؟ یہاں تو گداگری ممنوع ہے۔ میں تقریباً روز گوشت خریدنے قصاب کی دکان پر جاتا تو اس فقیر کو گوشت کے ٹکڑے حسب معمول جمع کرتے ہوئے پاتا۔ ایک دن میں اسے دیکھا کہ زمین پر بیٹھے گوشت کے بڑے ٹکڑے چاقو سے کاٹ کر چھوٹے ٹکڑے بنا کر ایک برتن میں ڈال رہا ہے۔ میں اسکے قریب گیا اور پوچھا کہ بابا یہ آپ کیا کر رہے ہیں پہلے اس نے جواب نہ دیا اور ہنسا۔ پھر میں نے دوبارہ سوال کیا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو تو اس نے جواب میں کہا کہ میں مدینہ کے کتوں اور بلیوں کی خدمت کر رہا ہوں، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں ایسا کرنے کا کس نے کہا تو اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارے کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے کہا ہے۔ یہ مدینہ کی محبت ہے جو ہر مسلمان کے رگ و ریشے میں سرایت کر چکی ہے۔ یہ احترام اور ادب نہیں کہ انسان آل رسول ﷺ کا تو خاص خیال رکھے اور صحابہ کا احترام ملحوظ نہ رکھے۔ یا احترام صحابہ تو کریں لیکن احترام آل رسول ﷺ روانہ رکھے۔ یہ دونوں طریقے غلط افراط و تفریط کے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ چیز جسکی نسبت رسول اللہ ﷺ سے ہودہ قابل صد احترام، ادب و تعظیم ہے خدا تعالیٰ ہمیں یہ احترام و ادب نصیب فرمائے اور اس مدرسہ کے تعمیرات کو پایہ تکمیل کو پہنچائیں اور وہ بزرگ جو اس مدرسہ کی خدمت میں لگے ہیں اللہ تعالیٰ انکے مساعی کو قبولیت سے نوازے اور انکی زندگیوں میں برکات عطا فرمائیں جو طلباء یہاں پر زیر تعلیم ہیں اللہ تعالیٰ انکو اپنے مقاصد میں کامیابی سے نوازے۔ آمین

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مکی جامع مسجد زہدان میں خطاب: حاضرین کی اکثریت اردو زبان سے واقف تھی اس لئے مولانا سمیع الحق نے اردو زبان میں تقریر کی۔ تاہم فارسی ترجمے کے لئے مولانا احمد صاحب بھی موجود تھے۔ مولانا نے تقریر کے دوران بعض اوقات بے ساختہ فارسی زبان میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ خطاب کا حاصل یوں تھا:

حمد و خطبہ کے بعد: والذین اتوا العلم درجت و قال تعالیٰ یریدون لیطفق نور اللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔

میرے نہایت قابل احترام حضرت مولانا عبد الحمید دامت برکاتہ علماء کرام مشائخ عظام اساتذہ عظام اور میرے نہایت عزیز طالب علم بھائیوں میرے لئے آج بہت بڑی خوشی اور سعادت کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس

ادارے اور ملک میں ہمیں آنے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ ہماری ایک بہت دیرینہ تمنا تھی ہم نے یہاں آکر جو کیفیت محسوس کی جس طرح ہمارا ایمان تازہ ہوا اور ہمارا حوصلہ بڑا ہے اسکا اظہار ہم الفاظ سے نہیں کر سکتے۔ حضرت مولانا عبدالعزیزؒ کے اخلاص سے لگائے گئے پودے (مدرسہ) کو اللہ تعالیٰ نے آج شجر طوبی بنا دیا ہے۔

پورے سنٹرل ایشیاء کیلئے مرکز رشد و ہدایت: اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالعزیزؒ کو مولانا عبدالحمید اور ان کے رفقاء و اساتذہ جیسے صحیح جانشین عطا فرما کر خاص فضل و احسان فرمایا ہے۔ آج یہ ادارہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ پورے ایران اور بلوچستان کے مسلمانوں کا مرکز رشد و ہدایت بن رہا ہے میری دعا ہے کہ آگے چل کر یہ پورے سنٹرل ایشیاء اور اسکے ملحقہ ممالک کے لئے مرکز رشد و ہدایت بنے۔

محترم سامعین کرام میرے مخاطب اسوقت خاص طور پر میرے عزیز طالب علم بھائی ہیں۔ اسوقت امت مسلمہ کا سرمایہ اور آخری سہارا یہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کے ہاں طالب علموں کی قدر و قیمت: اللہ کے ہاں ان کی فضیلت تعلیم و تعلم طلب علم کے اعتبار سے قرآن و سنت اس سے بھرا ہوا ہے۔ میرے پاس وقت کم ہے اور آپ سب علماء ہیں جانتے ہیں کہ اسلام نے علم تعلیم و تعلم اور طلب علم کو کتنی فضیلت دے رکھی ہے پوری کائنات طالب علم کے گرد گھومتی ہے رحمت کے فرشتے طلباء کو پر بچھاتے ہیں فضاؤں میں پرندے ان کیلئے دعا گو ہوتے ہیں سمندروں میں مچھلیاں دین کے طالب علموں کی عافیت و حفاظت کی دعا کرتے ہیں۔ یہ پوری کائنات بروبحر کے حیوانات اور فرشتے طالب علم کیلئے آخر کیوں دعا گو ہیں۔ اسلئے کہ کائنات میں طالب علم کی بہت بڑی اہمیت ہے اتنا بڑا احسان اور انعام و اکرام اپنے مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر نہیں ہوتا جو دین کے طالب علم پر ہوتا ہے اللہ اسے اپنے دین کے لئے منتخب فرما لیتا ہے حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہے یہ امت آخر الامم اور قرآن آخری کتاب ہے اب انسانیت کی فلاح و بقا و نجات اور راہ راست پر رکھنے کا واحد ذریعہ تعلیمات قرآن و سنت ہے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ کی صحیح عبادت موقوف ہے۔ قرآن و حدیث کے تعلیم و تعلم کا ذریعہ درس و تدریس اور طالب علم بننے ہیں۔

وحی الہی کا اٹھانے والا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا عرضنا الامانة على السموات والارض

والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوماً جهولاً۔ میرے نزدیک وحی الہی کا اٹھانے والا عام انسان نہیں ہے بلکہ وہ انسان ہے جو اللہ کے دین کے لئے زندگی وقف کرتا ہے یعنی طالب علم امانت الہی کی حفاظت کا ذریعہ اس امت میں نہ امریکہ ہے نہ روس نہ یورپ ہے نہ یہودی نہ عیسائی ہے نہ بدھ مت والا بلکہ امت مسلمہ کا یہی طبقہ ہے جسے طالب علم کہا جاتا ہے۔ علماء اور طلباء دارین علوم نبوت اور وارثین انبیاء ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ کوئی قارون کا وارث بنتا ہے کوئی ہامان کا کوئی کارخانہ دار بنتا ہے کوئی کروڑ پتی بن جاتا ہے کوئی عظیم الشان بادشاہ بن جاتا ہے پوری دنیا پر کسی کی سلطنت و حکومت

آجائے تو بھی طالب علم کے پاؤں کے ایک ناخن تک نہیں پہنچ سکتا اللہ کے ہاں ایک طالب علم کے قدموں کے ناخن کی جو قدر و منزلت ہے وہ دنیا کے سارے بادشاہوں سے بڑھ کر ہے۔ جس پر آپ لوگ فخر کریں علامہ اقبال کہتا ہے۔

باجبر اپنی شرافت سے ہو جائے تیری سپاہ ہے انس و جن تو ہے امیر جنود
عزیز طالب علم بھائیوں تمہیں اللہ کے ہاں اس نعمت پر سجدہ ریز ہونا چاہیے شکر گزار ہونا چاہیے تمہیں فخر کرنا چاہیے
احساس محرومی تمہارے قریب بھی نہیں پہنچتی چاہیے اشرف المخلوقات میں اشرف ترین آپکا طبقہ ہے آپکا انتخاب اللہ تعالیٰ
نے کیا ہے۔

طالب علم بننا بھی نبوت کی طرح وہی: جسطرح نبوت وہی چیز ہے اور نبوت کا انتخاب الیکشن سے نہیں ہو سکتا
ہے۔ اربوں مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ نے آپکا انتخاب فرمایا۔ اس سے بڑی خوش قسمتی کی بات کیا ہوگی؟ قرآن و سنت کے
فضائل پر تو ہمارا ایمان و عقیدہ ہے، لیکن غیر مسلم تو اسے نہیں مانتے۔ اور تو اور ہمارے بعض مسلمانوں کو بھی ان دین کے
یکٹنے سکھلانے والوں کی اہمیت کا اندازہ نہیں۔ کچھ زمانہ قبل لوگ اس طبقہ کو روٹی کے ٹکڑے مانگنے والے اور خیرات پر
گزارہ کرنے والے سمجھے تھے۔

عالم کفر کو درس کی اہمیت کا ادراک: لیکن اب اس طبقہ کی اہمیت کا ادراک عالم کفر کو بھی ہو گیا ہے۔ وہ اس وقت
مسلمان قوم میں جس طبقہ کو اپنے مد مقابل سمجھتے ہیں وہ آپ ہی (طلباء) کا طبقہ ہے۔ عالم کفر مسلمانوں کے ایٹم بموں
سے نہیں ڈرتا وہ ہماری فوجوں، حکمرانوں اور سیاستدانوں میں سے کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ ڈر رہا ہے تو ان خاک نشینوں
سے جو زمین پر بیٹھ کر قال اللہ اور قال الرسول ﷺ میں اپنی زندگی لگا رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مدرسوں کو وہ اسلام
کے قلعے سمجھتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ بُش، شِرون، کلنٹن ٹونی بلیر، اس بات کی تہہ تک پہنچ چکے ہیں کہ ان مدرسوں
سے ہی اسلام کی پاسبانی ہو رہی ہے۔ اس وقت پورا عالم اسلام ایک سخت امتحان سے دوچار ہے۔ ہم بحیثیت امت عملاً
میدان جنگ میں کفر کا نشانہ ہیں جو ہمیں ملیا میٹ کر کے مٹانا چاہتا ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے نام سے ایک نیا ظالمانہ نظام
دنیا پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ امریکہ اس کا سرغنہ، محور اور شیطان اکبر ہے۔ ایران کی غیور عوام اور حکمرانوں نے جسے برحق
اور صحیح خطاب ”بزرگ شیطان“ سے نوازا وہ اسی فساد کی جڑ ہے۔ دہشت گردی اور اربابیت کی علمبرداری امریکہ کے
ہاتھ میں ہے۔ اور اس ایجنڈے میں سارا مغرب بلکہ سارا عالم اس کیساتھ شریک کار ہے۔ استعمار اور سامراجیت و
کالونی سسٹم کا نظام پوری دنیا پر اس کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ امت مسلمہ ان کی غلام بنے
اور انکے تمام وسائل پر قبضہ کیا جائے۔ اس منزل تک پہنچنے میں رکاوٹ اور سد راہ وہ صرف آپ ہیں۔ ورنہ باقی سارا
میدان اس کے لئے کھلا اور صاف ہے۔ ہمارا اسلامی تشخص مٹانا ہمارے لئے خطرے کی سب سے بڑی گھنٹی ہے۔ ہمارا
اسلامی تشخص حضور اقدس ﷺ، صحابہ کرام اور اہل بیت کی تعلیمات سے ہے۔ محمد عربی ﷺ کا ایک کلچر تہذیب ہے۔

۱۳۰ ویں خصوصی اشاعت

ماہنامہ القاسم کی تاریخی پیشکش

شیخ الحدیث مولانا محمد حسن چانگشہید نمبر

ترتیب ! مولانا عبد القیوم حقانی

شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان المدنی شہید کی مدعز م زندگی، علمی و تدریسی کارنامے، محدثانہ جلالیت، قدر عالمانہ وقار، سینکڑوں مدارس کا قیام و سرپرستی، فروغِ علم کی لازوال جدوجہد، قومی و ملی خدمات، لائق تحسین کردار، انفرادی و اجتماعی ان گنت کارہائے نمایاں، سیرت و اعمال کے ہمہ جہتی پہلوؤں پر مشتمل

ایک پورے عہد کی ترجمان دستاویز

معرکہ الآراء تحریریں، گرانقدر مضامین، تفصیلی تجزیے، تاثرات و مشاہدات، ملی و قومی خدمات، فروغِ اسلام کے لئے انتھک جدوجہد کی تاریخ، فرقی باطلہ کا تعاقب اور مغربی سامراج کا مقابلہ، علمی مقام اور روحانی عظمتِ شان، اکابر علماء و مشائخ، سیاسی زعماء و قائدین، اساتذہ و محدثین، ادیب و دانشور، پروفیسر و صحافی، شعراء و خطباء، برخورداران و اعزہ، تلامذہ و مستفیدین، الغرض ملک اور بیرون ملک سے موصول ہونے والی عظیم تحریروں کا حسین مرقع۔ عنقریب مظرِ عام پر آ رہا ہے

برائے پوسٹ آفس خالق نوشرہ، مردہ پاکستان

ماہنامہ القاسم جامعہ ابوہریرہ

فون: 0923-630237، موبائل: 9102770-033 فیکس: 630094